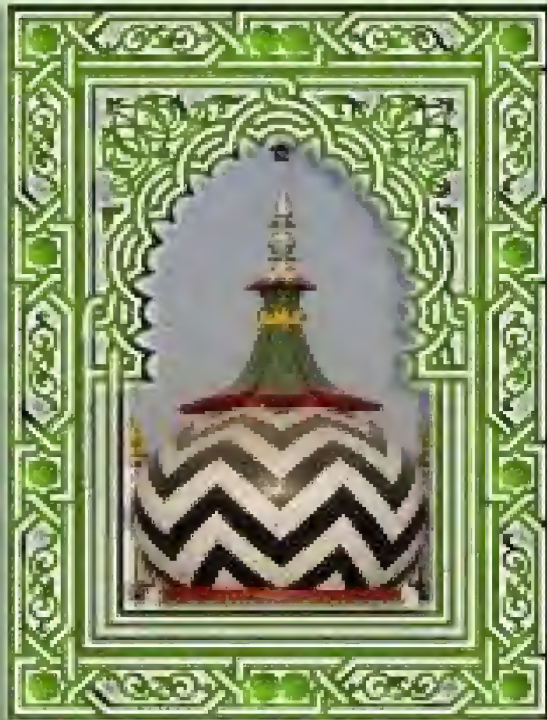


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السلامة والسلامة والسلامة

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ سَرَّ مَا فِي هَذِهِ



مَنْ سَرَّ مَا فِي هَذِهِ
لَا يَمَسُّهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ
لَا يَمَسُّهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ
لَا يَمَسُّهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ

کے نعتیہ دیوان
”حداائق بخشش“

کے حصہ ۳ کے متعلق اشکالات، اعتراضات اور
قیاس آرائیوں کا تاریخی جواب
مع

علماء اہلسنت کے فتاوی جات



mohsin_qadri88@hotmail.com

محسن رضا قادری عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

امام احمد رضا بریلوی اور حدائق بخشش حصہ سوم

خلیل احمد رانا

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے عشق رسول کا لبادہ اوڑھ کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخانہ اور فحش اشعار کہے۔

اللہم سبّحک هذا بهتان عظیم، لا تزروا زرة و ذرا آخری، دوسرے کی غلطی ترتیب کی ذمہ داری امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر زبردستی ڈالتے ہیں جن کی وفات کے بعد یہ شائع ہوا، غلطی ترتیب والے نے بھی اپنی غفلت کی معافی مانگ لی، صحیح ترتیب بھی بعد میں شائع ہو گئی، لیکن خوف خدا سے عاری یہ جہلاء صرف فتنہ چاہتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی کا نعتیہ دیوان ”حدائق بخشش“ دو حصوں پر مشتمل ہے، یہ ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء میں مرتب اور شائع ہوا، ماہ صفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا وصال ہوا، وصال کے دو سال بعد ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں مولانا محبوب علی قادری لکھنوی نے آپ کا کلام متفرق مقامات سے حاصل کر کے حدائق بخشش کے نام سے شائع کر دیا، انہوں نے مسودہ نامہ سٹیم پریس، نامہ (ریاست پٹیالہ۔ ہندوستان) کے سپرد کر دیا، پریس والوں نے کتابت کروائی اور کتاب چھپ دی۔

کاتب بد مذہب تھا، اُس نے دانستہ یا نادانستہ چند ایسے اشعار ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں شامل کر دیئے جو اُم زرع وغیرہ مشرک عورتوں کے بارے میں تھے، ان عورتوں کی ذکر حدیث کی کتابوں مسلم شریف، ترمذی شریف اور نسائی شریف وغیرہ میں موجود ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کے بتیس برس بعد ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۵ء میں دیوبندی مکتب فکر کی طرف سے پورے شد و مد سے یہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ مولانا محبوب علی خاں نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں گستاخی کی ہے، لہذا انہیں بمبئی کی سنی جامع مسجد سے نکال دیا جائے۔

مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں تحریر فرماتے ہیں:

”مجھے جہاں تک معلوم ہوا، غالباً کاظم علی دیوبندی نے نے کانپور میں اپنی تقریر میں اسے ذکر کر کے

فتنہ اٹھانا چاہا، پھر جگہ جگہ وہ اور اس سے سُن کر اور وہابی اسے دہراتا رہا۔“ (محمد عزیز الرحمن

بہار پوری، فیصلہ مقدمہ شرعیہ قرآن، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۸۴ء، ص ۸۱)

روزنامہ انقلاب بمبئی اس معاملے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا، اور دیوبندی اشتعال اور ہیجان پھیلا رہے تھے۔

اعلان توبہ

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور حدیث کی دوسری کتابوں میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث مروی ہے کہ گیارہ مشرکہ عورتوں نے باہمی طور پر طے کیا کہ ہر ایک اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرے گی اور کچھ چھپائے گی نہیں، ان میں ایک ام زرع تھی، جس نے اپنے شوہر کی دل کھول کر تعریف کی، پھر ساتھ ہی ابو زرع کی بیٹی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

طوع ابیہا و طوع امہا و ملّ کسانہا (مسلم شریف، مطبوعہ نور محمد، کراچی، ج ۲، ص ۲۸۸)

وہ اپنے ماں باپ کی فرزندار ہے اور اس کا جسم اس کی چادر کو بھرے ہوئے ہے۔

اس حدیث کے آخر میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا: **کت لک کا بی زرع لام زرع**، یعنی میں تم پر اس طرح مہربان ہوں جیسے ابو زرع ام زرع کے لئے تھا۔ مولانا محبوب علی خاں نے جس بیاض سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں قصیدہ نقل کیا، اسی بیاض سے سات شعروہ نقل کئے جو ان گیارہ مشرکہ عورتوں کے بارے میں تھے، ان سات شعروں پر بھی لفظ ”علیحدہ“ لکھ دیا، لیکن کاتب نے دانستہ یا نادانستہ انہیں ام المومنین کے مدحیہ قصیدہ میں مخلوط کر دیا اور کتاب اسی طرح چھپ گئی، مولانا محبوب علی خاں کو اطلاع ہوئی تو ان کا خیال تھا کہ دوسرے ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی اور قارئین خود محسوس کر لیں گے کہ یہ اشعار غلطی سے اس جگہ درج ہو گئے ہیں، خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ (مصنف خون کے آنسو) نے بمبئی کے ایک ہفت روزہ اخبار میں مراسلہ شائع کر دیا اور حضرت مولانا محبوب علی خاں کو اس غلطی کی طرف توجہ دلائی۔

مولانا محبوب علی خاں کے دل میں کوئی ایسی بات نہیں تھی، لہذا انہوں نے ماہنامہ ”سنی“ لکھنؤ، شمارہ ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء میں ”توبہ نامہ“ شائع کرایا، اس توبہ نامہ کا خلاصہ مفتی اعظم دہلی مولانا مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

”وہ ماہنامہ پاسان (الہ آباد) کے ایڈیٹر کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ آج ۹ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ کو بمبئی کے ہفتہ وار اخبار میں آپ کی تحریر حدائق بخشش حصہ سوم کے متعلق دیکھی، جواباً پہلے فقیر حقیر اپنی غلطی اور تساہل کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں اس خطا اور غلطی کی معافی چاہتا ہے اور استغفار کرتا ہے، خدا تعالیٰ معافی بخشے۔ آمین“

اس کے بعد اس غلطی کے واقع ہونے کی وجہ بتلائی، جس کا خلاصہ یہ ہے:

قصیدہ مدحیہ سیدتنا حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سات اشعار قصیدہ اُم زرع والے، مصنفہ حضرت علامہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، پرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کئے، لیکن اُم زرع والا قصیدہ چونکہ پورا دستیاب نہ ہوا تھا، ان سات شعروں کے کے تین حصہ کر کے ہر حصہ پر لفظ ”علحدہ“ جلی قلم سے لکھ دیا تھا کہ ہر حصہ کا مضمون علیحدہ تھا، جب حدائق بخشش حصہ سوم کی طباعت کا ارادہ کیا تو بعض مجبوریوں کی بنا پر اپنے مقام (پٹیالہ) پر اس کا بندوبست نہ کر سکا، ناچار ناگھ سٹیم پریس والے سے معاملہ کرنا پڑا (اس مقام پر انہوں نے تفصیل کے ساتھ اپنی مجبوریوں کا بیان کیا ہے)

پریس والے نے یہ شرط کی کہ اس کی کتابت بھی یہیں ہوگی، ناچار یہ شرط بھی منظور کی اور اس کے سپرد کر دیا، اتفاق سے کاتب اور مالک پریس دونوں بد مذہب تھے، ان لوگوں سے قصداً یا سہواً یہ تقدیم و تاخیر اور تبدیلی و تغیر ظہور میں آئی، بہت روز کے بعد جب میں اس کتاب کی غلطیوں پر واقف ہوا تو خیال ہوا کہ

کہ طباعت دوم میں اس کی اصلاح ہو جائے گی، لیکن حافظ ولی خاں نے بغیر مجھے اطلاع دیئے پھر چھپوا دیا، غرض اس میں جو تامل مجھ سے ہوا، اس پر ہی اپنی غفلت اور غلطی پر خدا تعالیٰ کے حضور میں معافی چاہتا ہوں، وہ غفور و رحیم مجھے معاف فرمائے۔ (ماہنامہ سنی، لکھنؤ، ص ۱۷) (مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی، فتاویٰ مظہری، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ج ۲، ص ۳۹۳)

پھر یہ اعلان بھی شائع کیا:

ضروری اعلان: حدائق بخشش حصہ سوم ص ۳۷ و ۳۸ میں بے ترتیبی سے اشعار شائع ہو گئے تھے، اس غلطی سے بار بار فقیر اپنی توبہ شائع کر چکا ہے، خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقیر کی توبہ قبول فرمائیں، آمین ثم آمین! اور سنی مسلمان بھائی خدا اور رسول کے لئے معاف فرمائیں، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

فقیر نے اس ورق کو صحیح ترتیب سے چھپوا دیا ہے، جن صاحبوں کے پاس حدائق بخشش حصہ سوم ہو، وہ مہربانی فرما کر اس میں سے ص ۳۷ و ۳۸ والا ورق نکال کر فقیر کو بھیج دیں اور صحیح چھپا ہوا ورق فقیر سے منگوا کر اپنی کتاب میں لگالیں اور جو صاحب کتاب واپس کرنا چاہیں، وہ فقیر کے پاس پہنچا کر فقیر سے قیمت واپس لے لیں۔ والسلام علی اہل الاسلام

فقیر ابو الظر محبت الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنؤی غفرلہ، پتہ یہ ہے: جامع مسجد مدن پورہ، بمبئی نمبر ۸ (محمد عزیز الرحمن بہادر پوری، فیصلہ مقدمہ شرعیہ قرآنیہ، ص ۳۲، ۳۱)

مولانا محبوب علی خاں نے اس غلطی پر کئی بار زبانی اور تحریری طور پر صریح توبہ کی، چنانچہ ۱۰ جولائی ۱۹۵۵ء کو ان کا توبہ نامہ شائع ہو گیا، پھر رسالہ سنی لکھنؤ اور روزنامہ انقلاب بمبئی میں بھی چھپا۔ (رضائے مصطفیٰ، بمبئی، شمارہ اگست ۱۹۵۵ء، ص ۱۷)

حدائق بخشش حصہ سوم کے مرتب مولانا محبوب علی خاں کو توہین کا مرتکب اور ناقابل امامت قرار دینے والے صراط مستقیم، حفظ الایمان، الخطوب المذیبہ اور ایسی دوسری کتابوں اور ان کے مصنفین پر بھی وہی فتویٰ لگاتے اور سب سے توبہ کا مطالبہ کرتے، تو ان کا خلوص شک و شبہ سے بالاتر ہوتا، لیکن مولانا محبوب علی خاں چونکہ اپنی جماعت کے فرد نہیں ہیں، اس لئے تمام فتوے ان پر لاگو ہو رہے ہیں، باقی حضرات چونکہ اپنی جماعت کے بزرگ ہیں، اس لئے نہ تو قلم ان کے خلاف حرکت میں آتا ہے اور نہ ہی ان کے لئے کوئی فتویٰ جاری ہوتا ہے، ثابت ہوا کہ مخالفین کا یہ سارا اوویلا اخلاص پر مبنی نہیں تھا۔

کیا توبہ کا دروازہ بند ہو گیا ہے؟

مولانا محبوب علی خاں کا اعلان توبہ لائق تعریف تھا، باوجودیکہ حضرت ام المومنین کی شان میں نہ تو گستاخانہ اشعار لکھے اور نہ ان کی طرف منسوب کئے، صرف اتنا ہی ہونا کہ وہ کتاب کی طباعت پر بوجہ پوری نگرانی نہ کر سکے اور اشعار غلط ترتیب سے چھپ گئے، پھر بھی انہوں نے اعلانیہ توبہ کی اور اسے متعدد رسائل و اخبارات میں چھپوایا، ہونا توبہ چاہئے تھا کہ ان کے اس اقدام کی پیروی کی جاتی اور علماء دیوبند حفظ الایمان، تحذیر الناس اور براہین قاطعہ وغیرہ کتاب کی عبارات سے توبہ کا اعلان کر کے مسلمانوں کو افتراق و انتشار سے بچا لیتے، لیکن افسوس کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ خود توبہ کا اعلان نہیں کیا بلکہ مولانا محبوب علی خاں کی صاف اور صریح توبہ کو بھی قبول نہ کیا اور بڑے بڑے اشتہار شائع کئے کہ ”توبہ قبول نہیں“ اور یہ اس لئے کیا گیا کہ امت میں انتشار ہو، اگر ان سے کہا جائے کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ بمبئی نے لکھا:

” (روزنامہ) انقلاب (بمبئی) کو چاہیے تھا کہ وہ مولانا موصوف کو مبارک باد دیتا کہ واقعی مولانا موصوف نے مثال قائم کر دی کہ دیوبندیوں کی طرح اپنی اغزش اڑے نہیں رہے بلکہ اظہارِ ندامت کر کے اپنی ساری غلطیوں کو توبہ کے پانی سے دھو ڈالا اور شرعی الزام سے قطعی پاک ہو گئے۔“ (ماہنامہ رضائے مصطفیٰ بمبئی،

شمارہ اگست ۱۹۵۵ء، ص ۱۷)

فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ

اگر کسی نے اس واقعہ کی تفصیل دیکھنی ہو تو رسالہ ”فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ“ کا مطالعہ کیا جائے، اٹھاون صفحات پر مشتمل یہ رسالہ اسی واقعہ سے متعلق استفتاء اور اس کے جوابات پر مشتمل ہے، ابتداء میں محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی کچھ چھوٹی کا فتویٰ ہے، اس کے بعد علماء کے تصدیقی دستخط ہیں، اس فتوے میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ مولانا مولانا محبوب علی خاں کی توبہ شرعی طور پر مقبول ہے، لہذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اسے دل سے قبول کریں۔

ص ۸ سے ۱۱ تک مفتی اعظم دہلی مولانا محمد مظہر اللہ دہلوی کا فتویٰ، ص ۱۲ سے ۱۸ تک مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں کا فتویٰ ہے، ص ۲۲ سے ۲۶ تک مفتی اعظم دہلی کا دوسرا فتویٰ ہے، ص ۳۰ سے ۳۲ تک ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری کے دو فتوے ہیں، ص ۳۹ سے ۴۶ تک مولانا عبدالباقی برہان الحق قادری جبپوری کا فتویٰ ہے، مفتی اعظم ہند بریلوی سے دوبارہ استفتاء کیا گیا، جس کا جواب ص ۴۷ سے ۵۲ تک ہے، فیصلہ مقدسہ میں ایک سو انیس علماء کے فتاویٰ اور تصدیقی دستخط ہیں۔

ص ۵۳ سے ۵۶ تک مسلم شریف کی وہ حدیث عربی مع ترجمہ نقل کی گئی ہے جس میں گیارہ کافرہ مشرکہ عورتوں کا ذکر ہے، ص ۵۶ سے ۵۸ تک اشعار قصیدہ صحیح ترتیب سے نقل کئے گئے ہیں۔

(کتاب ”فیصلہ مقدسہ“ کے آخری صفحات کا عکس اس مضمون کے آخر میں دیے دیا گیا ہے)

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ حدائق بخشش حصہ سوم، امام احمد رضا بریلوی کے وصال کے بعد مرتب اور شائع ہوا، کیونکہ ان کا وصال ۱۳۳۰ھ/۱۹۲۱ء میں ہوا اور حصہ سوم ذوالحجہ ۱۳۳۲ھ/۱۹۲۳ء میں مرتب ہوا۔

پھر کتاب کے ٹائٹل پر بھی واضح طور پر لکھا ہوا ہے:

”الشاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“۔

تعصب اور عناد سے ہٹ کر غور کیا جائے تو کسی طرح بھی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا الزام امام احمد رضا بریلوی پر عائد کرنے کا جواز پیدا نہیں ہوتا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت امیر المؤمنین و صفاء الحبيب مولانا غلام غفر
شاہ ابوالکلام محمد رضا محمد محبوب علی خاں صاحب دامت برکاتہم
کی توبہ مبارکہ شریعہ کے متعلق حضرات علمائے کرام حضرت
دامت برکاتہم العالیہ کے فتاویٰ مبارکہ کا مجموعہ
مسی بنام تالیفی

فیصلہ فقہ شرعی قرآنی

۱۳

ہم

۷۵

مرتبہ مولانا ابوالقمر محمد عزیز الرحمن صاحب بھلا پوری
قادی رضوی دامت فیوضہم وعت ایشاد اہم
حسبہ ہاشم

اراکین بزم قادی رضوی بی

مجلس ہاشمیہ دہلی شریعتیہ

پیشکش مبارک ۱ صفر ۱۳۷۱ یونین مسلم میٹروپولیٹن کس ۲۲ نندوڑی ہسٹریٹ شاہک دہلی بستی بستی
سے تحفہ ہاشمیہ بزم قادی رضوی روشن نزل سرین لائن دہلی بستی بستی بستی

خَاتَمُهُ رَسَقْنَا لِلَّهِ حُسْنَ الْخَاتَمِ

مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۸۷ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی سنہ ۱۳۸۵ھ میں محدث
 شریف ہے۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَ أَحَدُ
 عَشْرَةِ أُمَرَاءَ فَتَعَاهَدُونَ وَتَعَاهَدُونَ أَنْ لَا يَكْتُمُنَّ مِنْ خُبَرِ
 أَرْوَاحِهِمْ شَيْئًا. قَالَتِ الْأُولَى لِرُوحِي لِحْمٍ جَمِيلٍ غَثٍ عَلَى سَرَّاسٍ جَبَلٍ
 وَغَيْرِ لَا سَهْلٍ قِيلَ لَهَا وَلَا سَهْلِينَ فَيَكْتُمُنَّ قَالَتِ الثَّانِيَةُ سَرَّاسٍ لَهَا أَبَتْ
 خُبَرُهَا إِنْ أَخَافُ أَنْ لَا أَكْذَرُ إِنْ أَكْذَرُ لَا أَكْذَرُ عَجَبًا وَجَبَرًا -
 قَالَتِ الثَّالِثَةُ سَرَّاسٍ لِعَشْقٍ إِنْ أَتَيْتُ أَهْلَهُ وَإِنْ أَكْذَرُ أَكْذَرُ
 قَالَتِ الرَّابِعَةُ سَرَّاسٍ لِكَلْبٍ نَهَامَةً لَا حَرَّ وَلَا قُرُوءًا لِحَافَةٍ وَلَا سَامَةً
 قَالَتِ الْخَامِسَةُ سَرَّاسٍ إِنْ دَخَلَ فِيهِ وَإِنْ خَرَجَ أَسِيدٌ وَلَا يَسْأَلُ
 عَمَّا عِهْدَ - قَالَتِ السَّادِسَةُ سَرَّاسٍ إِنْ أَكَلْتُ لَفْتُ وَإِنْ شَرِبْتُ أَشْتَفْتُ
 وَإِنْ اضْطَجَعْتُ انْتَفَتْ وَلَا يُؤْجِزُ الْكَفْتُ لِيَعْلَمَ الْبَيْتُ قَالَتِ السَّابِعَةُ
 سَرَّاسٍ عِيَايَا أَوْ عِيَايَا كَبَا قَالَتْ دَارُ لَهَا دَارُ شَجَاكِ أَوْ قُلُوبِكِ أَوْ جَمْعُ
 كُلِّ لَكَ - قَالَتِ الثَّامِنَةُ سَرَّاسٍ لِرِيحٍ مُرٍّ سَرَّاسٍ وَاسْرُوسٍ
 أَسْرَبَ قَالَتِ الثَّامِنَةُ سَرَّاسٍ لِرِيحٍ مُرٍّ سَرَّاسٍ لِرِيحٍ مُرٍّ سَرَّاسٍ لِرِيحٍ مُرٍّ
 قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّارِ - قَالَتِ الْعَاشِرَةُ رُوحِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ
 خَبِيرٌ مِنْ ذَلِكَ لَمْ يَأْتِ كَثِيرَاتُ الْمُبَارِكِ فَيُذَلُّ الْمَسَارِجُ إِذَا سَمِعَ
 صَوْتَ الْمَرْهُمِ يَقْنَعُ أَنَّهُمْ هُوَ ذَلِكَ - قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ سَرَّاسٍ
 أَبُو سَرَّاسٍ وَمَا أَبُو سَرَّاسٍ أَنَا سَرَّاسٍ رُوحِي أَدْنَى وَمَلَا مِنْ شَجَرٍ عَصْدِي

وَجَعَلَنِي فَجَحْتُ إِلَى نَفْسِي وَوَجَدَنِي فِي أَهْلِ عُنَيْمَةِ ابْنِي فَجَعَلَنِي
 فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَوَيْطٍ وَدَالِسٍ وَصُنَيْقٍ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُفْتَحُ وَأَقْدُ
 قَا تَصْبَحُ وَأَشْرِبُ قَا تَقْعُ أُمُّ أَبِي سَرِيعٍ قَمَا أُمُّ أَبِي سَرِيعٍ عُلُوْمُهَا
 سَادَاحُ وَبَيْتُهَا فَسَاحُ - ابْنُ أَبِي سَرِيعٍ قَمَا ابْنُ أَبِي سَرِيعٍ مَضْجَعُهُ
 كَمَسَلٍ شَطْبَةٍ وَنَشْبَعُهُ ذِرَاسُ الْحَصْرِ - بِنْتُ أَبِي سَرِيعٍ طَوْعُ أَبِيهَا
 وَطَوْعُ أُمِّهَا دَمَلٌ وَكَسَارُهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَّةُ أَبِي سَرِيعٍ قَمَا
 جَارِيَّةُ أَبِي سَرِيعٍ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنْقِثُ مَبْثُثًا تَنْقِثًا
 وَلَا تَمْدُدُ بَيْنَنَا تَعْشِيثًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو سَرِيعٍ وَالْأَوْطَابُ تَحْضُ
 فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا
 بِرَمَانَتَيْنِ فَطَلَقَنِي وَفَكَحَهَا فَكَاحْتُ بَعْدَ ذَلِكَ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ سَرِيًّا
 وَآخَذَ حَظِيًّا وَأَرَاخَ عَلَى نَعْمًا نَرِيًّا قَا عَطَانِي مِنْ كُلِّ رَاحَةٍ سَرَاوِحًا
 قَالَ كُلِّي أُمُّ سَرِيعٍ وَصِيرِي أَهْلَكَ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا
 يَبْلُغُ أَصْغَرَ ابْنِي أَبِي سَرِيعٍ - قَالَتْ عَالِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ
 لِي سِرُّ سُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكَ كَارِي
 سَرِيعٍ لَا أُمُّ سَرِيعٍ -

یعنی حضرت ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گیارہ عورتیں
 بیٹھیں تو انہوں نے باہم عہد و پیمان کیا کہ اپنے اپنے شوہروں کے حالات میں سے کچھ بھی نہ بھپائی
 پہلی نے کہا میرا شوہر دُجے ادٹ کا گوشت ہے۔ جو سخت چڑھائی والے پہاڑ کی چوٹی پر ہے نہ تو
 سہل ہے کہ اُس تک چڑھ کر پہنچا جائے نہ فریب ہے کہ اُس کا مغز حاصل کیا جائے۔ دوسری نے
 کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ میں اُس کی خبر شائع نہیں کہتی ہوں۔ بیشک میں ڈرتی ہوں کہ میں اُس کو
 چھوڑ نہ دوں اگر میں اُس کا ذکر کروں تو اُس کی پیٹھ کا کوڑا اور اس کی ناف کی بلندی بیان کر دوں۔

تیسری نے کہا میرا شوہر بہت لمبا بدخلق ہے اگر میں بولوں تو طلاق سے دی جاؤں۔ اور اگر چپ رہوں تو معلق چھوڑ دی جاؤں۔ چوتھی نے کہا میرا شوہر مدینہ طیبہ کی رات کی طرح ہے کہ نہ اُس میں شدید گرمی ہے نہ سخت سردی ہے۔ نہ خوف ہے نہ ملال ہے۔ پانچویں نے کہا میرا شوہر اگر گھر میں آتا ہے اپنے مال و متاع سے بے خبر ہو کر چھتے کی طرح لیٹ کر سوتا ہے۔ اور اگر گھر سے نکلتا ہے شیر کی طرح بہاؤ اور دشمنوں کا خونریزین کر نکلتا ہے اور جو مال و متاع میرے پیرو کیا اُس کو نہیں پوچھتا۔ چھٹی بولی میرا شوہر اگر کھائے گا تو مختلف قسم کے کھانے سب چٹ کر جائے گا اور اگر پیئے گا سب پی جائے گا۔ اور اگر لیٹے گا تو چاند میں اکیلا لیٹ جائے گا اور بتیسی کپڑوں میں نہیں داخل کرتا ہے کہ میری محبت جو اُس سے ہے اور اُس کی بے انتہائی کے سبب جو غم مجھ کو ہے۔ وہ معلوم نہ کرے۔ ساتویں بولی میرا شوہر شرادقوں میں غرق ہے نامرد ہے اُس کے سب کام حماقت کی وجہ سے چوڑے ہیں۔ ہر ایک بیماری اُس کی بیماری ہے۔ تیرا سر پھوڑے یا تیرے جسم کو زخمی کرے۔ یا تیرے لئے سب اکٹھا کرے۔ اٹھویں بولی میرا شوہر اُس کی خوشبو زلف کی خوشبو ہے اُس کا پھونا غمگوش کا سا نرم و نازک چھونا ہے۔ نویں بولی میرا شوہر بلند ستون والا ہے بے پرتلے والا ہے اُس کی راکھ کے ڈھیر پڑے پڑے ہیں۔ قوم کی نشہ گاہ کے قریب اُس کا گھر ہے۔ دسویں بولی میرا شوہر مالک ہے اور کیسا مالک ہے۔ مال کا مالک ہے اُس کے اونٹ ہیں جن کے منہ کی جگہیں بہت ہیں۔ اُن کے چھوٹے پھرنے کی جگہیں کم ہیں۔ جب ہر ہر ہر ایک قسم کے باجے کی آواز سنتی ہیں تو وہ ٹنٹنیاں بھین کر کہتی ہیں کہ اب وہ ذبح ہوئے والی ہیں۔ گیارہویں بولی میرا شوہر ابو ذریع ہے اور کیسا ابو ذریع ہے اُس نے میرے دونوں کانوں کو زیندوں سے بھائی کر دیا۔ اور چہنی سے میرے دونوں بازوؤں کو پڑ کر دیا۔ اُس نے مجھ کو مقام شہنشاہ میں تختہ سی بریوں والوں کے اندر پایا تو اُس نے مجھ کو اُن میں رکھا جو گھوڑوں اور اونٹوں اور کھیتوں اور چوپایوں کے مالک ہیں تو اُس کے پاس میں بات کرتی تو برا نہیں کہی جاتی۔ رات کو سوتی تو صبح تک نیند بھر کر سوتی اور صبح بھر کر اطمینان سے میرا بھوکہ مچتی۔ ابو ذریع کی ماں تو کیسی ابو ذریع کی ماں ہے اُس کے

برتن بڑے بڑے ہیں اُس کا گھر بہت کثافت ہے۔ ابوذرؓ کا بیٹا توکیسا ابوذرؓ کا بیٹا ہے اُس
 کی خواہگاہ کھجور کی لکڑی کا چکنا تھوڑا ہے اندھے کے چار ماہ بچے کی ایک دست اُس کو شکم میں رکھتی
 ہے۔ ابوذرؓ کی بیٹی توکیسی ابوذرؓ کی بیٹی ہے۔ اپنے باپ کی خرابی پر ہے۔ اپنی ماں کی حالت
 گوار ہے اپنی چاند کما چنے جسم سے بھر دینے والی ہے اور اپنی موت کی ٹہنی کا باعث ہے۔ ابوذرؓ
 کی کینہ اور کیسی ابوذرؓ کی کینہ ہے۔ ہماری بات کو پھیلاتی نہیں۔ ہمارے کھانے کو خراب نہیں کرتی
 ہمارے گھر کو کوڑے سے بھرا نہیں رہنے دیتی۔ وہ بھول ابوذرؓ ایسے وقت نکلا کر گھر نکالنے کے
 لئے دودھ کے مشکیزوں میں تہی بجایا سارا تھا تو ایک ایسی عورت سے اُس کی ملاقات ہوئی جس
 کے ساتھ اُس کے دو بچے تھے جو اُس کی پشت کے درمیان تھے کے نیچے دو چیتوں کی طرح دو
 اماںوں سے کھیل رہے تھے۔ تو اُس نے مجھ کو طلاق دے دی اور اُس سے نکاح کر لیا۔ تو میں
 نے اُس کے بعد ایک شریف سردار مرد سے نکاح کر لیا۔ جو عمدہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوا
 اور نیزہ پھنکی اُس نے لیا اور میرے پاس بہت سے چار پاسے لایا اور ہر قسم کی راحتیں مجھے دو گئی
 دو گئی دیں۔ اور کہا کہ اسے اُمّ زرع تو خود کھا اور اپنے سینکے والوں پر بھی بخشش ادا کر
 تو اگر میں اُن تمام چیزوں کو جمع کرتی جو اُس نے مجھے دیں تو وہ ابوذرؓ کے سب سے چھوٹے برتن
 بھر بھی نہ ہوتیں۔

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے اُمّ زرع کے لئے ابوذرؓ۔ یہ
 حدیث شریف بخاری شریف میں بھی ہے۔ ترمذی شریف میں بھی ہے۔ نسائی شریف میں بھی ہے
 دیگر کتب احادیث میں بھی ہے۔ عبادات مختلفہ کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ یہ حضور اکرم
 سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کمال تواضع ہے کہ حسن معاشرت میں اپنی ذات
 اقدس کو ابوذرؓ کی طرح فرما رہے ہیں فَتَدْنِيكَ وَلَا تَنكُرُنِي مِنَ الْمُعَانِدِينَ سُبْحَانَ
 بعض روایات میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

إِلَّا أَنْتَ طَلَفَهَا ذَرَانِي لَا أُطِيقُكَ فَقَالَتْ عَالِشَةُ سَرَّحَنِي اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا يَا نِي أَنْتَ وَأَنْتِ لَا مَتَّ حَيْثُ نِي مِنْ أَنْتِ سَرَّحَ لَامَ سَرَّحَ -

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت سیدہ ام المؤمنین رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسا اُمّ زرع کے لئے ابو زرع۔ مگر یہ کہ
ابو زرع نے اُمّ زرع کو طلاق دی اور بیشک میں تجھ کو طلاق مزدوں گا۔ تو حضرت اُمّ المؤمنین
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی بیشک حضور میرے لئے اُس سے بہتر ہیں۔ جیسا اُمّ زرع کے
لئے ابو زرع تھا۔

قصیدہ مبارکہ بترتیب صحیح

علحدہ در ذکر عروسان حجاز کہ در حدیث بخاری و ترمذی و مسلم مذکورند

اور بیایاں کہ چھپائیں گی نہ حال شوہر
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمرنگ لیکر
کہ ہوشے جاتے ہیں جہان سے بڑوں سینہ دہر
کہ پہلا آتا ہے شمس اہلے کی صورت پر ٹھکر
برق خرمین وہ طلاق اور نکاح دیگر!
خوار حسرت سے کسی بھول کا پہلو مضطر
مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی اُن کی راہِ خیر

یاد وہ مجمع رنگین عروسان حجاز
تنگ چست افکا لباس اور وہ جوئے کا اُبھار
یہ بھٹا پڑتا ہے جوئے میرے دل کی صورت
خوف ہے کشتی ابرو، نہ بنے طوفانی
مادر زرع کی شاداب کشت امید
رنگِ عشرت سے کسی گل پر نکھرتا جوئے
دراغ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا شاکی

علیحدہ اشعارِ تشبیب

خامہ کس قصد سے اٹھا تھا کہاں جا پہنچا راہِ نزدیک سے ہو جانبِ تشبیبِ عمر

۹۱

آج فردوس میں کس کوں حیا کا ہے گذر
بخیہ تارِ نگہ و سوزِ نازِ مژگاں سے کرے
نہ اٹھے آنکھ رہے اپنی طرف آج نگاہ
پتلی اندھا نہ بتا سب ہیں فلک کے شفا
مردمِ دیدہ نظر بند ہیں۔ اب سے کے عھا
تھیں جو بے پردہ عنادِ دل میں گردِ سانِ گہن
چلمنیں چھوڑ دو پیکوں کی چکیں ڈال دو جلد
نیلِ دھل جائیگا آنکھوں کا فلک یاد ہے
آنکھیں ہو جائیں گی اسے ماہِ جہانِ دیدہ سپید
گرچہ دستِ ہوسِ دہر سے امن ہے بری
روحِ معشوقہ بے غش تھی پر آبِ دُخَل نہیں
شوخی دیدہ کو رکھیں اہلِ چین آنکھوں میں
خاکِ اڑانی پھری آوارہ پردشتِ دچمن
خندِ مت گشتِ معاف آج رہے گوشتِ نشیں
روشن آئندہ چرخِ آئندہ پرتو کا مجموع
غمِ صیاد سے فارغ ہیں عنادل کی یہاں
عکسِ باہم سے عجب لطفِ سفا نے بخشا
یہ بنا تختِ زمرہ وہ بنا افسرِ لعل

حکم ہے سبزہ بیگانہ کو باہر باہر
آج آنکھوں میں ہے اک بیلِ بیباکِ نظر
ہے یہ خود بھی خدا یعنی کی جانب منہ
سات پر سے ہیں نمائش کے نعلِ سانِ کچھ
پہرہ دیتا رہے دُعا کے سرِ مدد پر
شرم سے لپتی ہیں دامنِ صبا اب موٹھ پر
کبد و مردم کو کہ دامنِ نگہ سے موٹھ پر
داگریوں ہی رہی آج بھی چشمِ اختر
چشمِ بد دودھ ہوا تو کیفی بہت شوخِ نظر
نگرِ آوارہ ہر جا ہے گردِ سبِ خواہ
بارِ پائے مزے آشوبِ بدن میں لے کر
زکس از بس ہے پریشاں نظری کی خوگہ
اب حضوری کی ہوا سر میں ہے لے باہر
حکم سرکار ہے اذ بندہ ز غی قمر
سرِ شجارِ شجر ہیں تہ اشجارِ شجر
سب زمیں آئندہ ہے دامِ چھپے گا کیونکہ
سبز ہیں لالہ و گلِ سبزہ و اوراقِ اہم
واہ کیا سبزہ و گل نے ہیں دکھائے جہم

علیحدہ درمست اُمّ المؤمنین محبوبہ سید المرسلین حضرت سیدتنا صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حورِ رُذَیَّت کیلئے شوق سے آنکھیں دھو لیں
 ہیں کہاں مائیں سرکار کی عفتِ حرمت
 چمنِ قدس کے پیلے کا جمیس پر چھپکا
 بارِ تطہیر کی ٹکیوں سے بنائیں کنگن
 تنِ اقدس میں لباسِ آیہِ تطہیر کا ہو
 یا حُصَیثُوا کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا
 یا نوا! تیرا سرا پر وہ عفت وہ رفیع
 لبس کر جو حضرت شہِ دل میں نہیں اد کی جا
 سورہ نود نے کالے کئے موندھ اعدا کے
 تیری ترقیق پہ غش حیدر و تجلِ ہاشم
 کوئی خاتون تری طرح کہاں سے لئے
 تیرے جلوے سے ہی مستیافتار و شن
 جبریل اور تجھے تسلیم بایں قسدرِ جلیل
 عاق وہ ناخلف کور نمکِ ناحقِ کوش
 غمِ رسانی ہے جب ان ماؤں کی خارِ زہِ غلہ
 تل بھی خوب ہی نکلے گا تب عشر میں

اسی سرکار کا مملوک ہے جو حق کوثر
 کبر و تجر سے کوثر میں پھولوں کا گہنا لیکر
 حُجُوتِ اقرب کی چنبیلی سے گلے کا زیور
 آیہ نود کا ماتھے پہ منور جمو سرا!
 سورہ نود کا سر پر گہرا اما معجز!
 کلمتیٰ کے دُ آویزہ گوشیں اہل
 جس میں آواز نہ ہو ورج قدس کا بھی گند
 شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنا باطن
 لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ شَقِيٍّ اَكْفَرُ
 تیری تحقیق کے قائل عسمر د ابن عمر
 باپ صدیقِ ساد اور ختمِ رسلِ سادہ
 عہدِ صدیق سے تا دورِ جنابِ حیدر
 وزناء و بھرتی ہالوئے سلطان ہیں مگر
 تجھ سے جو دل میں رکھے سورے عفتِ تل بھر
 داسے اُس پر کہ نہیں جس سے ہے تجھی نادر
 آج جس دل میں ترا سورے ادب ہے تل بھر

علیحدہ درمست اُمّ المؤمنین محبوبہ سید المرسلین حضرت سیدتنا صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حورِ رؤیت کیلئے شوق سے آنکھیں دھو لیں
 ہیں کہاں مائیں سرکار کی عفتِ حست
 چمنِ قدس کے پیلے کا جمیس پر چھپکا
 بارِ تطہیر کی ٹکیوں سے بنائیں کنگن
 تنِ اقدس میں لباسِ آیہِ تطہیر کا ہو
 یا حکیمؑ کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا
 یا نوا! تیرا سرا پرہ عفت وہ رفیع
 لبس کہ جزِ حضرت شہِ دل میں نہیں اد کی جا
 سورہِ نود نے کالے کئے مونہ اندا کے
 تیری ترقیق پہ غش حیدر و خیل ہاشم
 کوئی خاتون تری طرح کہاں سے لئے
 تیرے جلوے سے ہی مستیافتار و ش
 جبریل اور تجھے تسلیم بایں قسدرِ جلیل
 عاق وہ ناخلف کور نمک تاقِ کوش
 غم رسانی ہے جب ان ماؤں کی خارِ زہِ غلہ
 تل بھی خوب ہی نکلے گا تب عشر میں

اسی سرکار کا مملوک ہے جو حن کوثر
 کبر و تجر سے کوثر میں پھولوں کا گہنا لیکر
 غنیمتِ اقرب کی چنبیلی سے گلے کا زیور
 آیہِ نود کا ماتھے پہ منور جھومر!
 سورہِ نود کا سر پر گہرا اما معجز!
 گلشنِ کئی کے دُ آویزہ گوشیں اہل
 جس میں لے اذن نہ ہو ورجِ قدس کا بھی گند
 شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنا باطن
 لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ شَقِيحٍ اَكْفَرُ
 تیری تحقیق کے قائل عسمر دین عمر
 باپ صدیق سا اور ختمِ رسلِ ماسوہ
 عہدِ صدیق سے تا دورِ جنابِ حیدر
 وزراءِ بحرِ ثی بالوئے سلطان ہیں مگر
 تجھ سے جو دل میں رکھے سورے عفتِ تل بھر
 دے اُس پر کر نہیں جس سے ہے تجھی بار
 آج جس دل میں ترا سوئے ادب ہے تل بھر

گو سید کا رہے لیکن کلمے سے ہے امید
تیرے بیٹوں میں گنا جائے یہ ننگِ مادر

اس کے بعد کے اشعار دستیاب نہیں ہوئے۔



وَبِعَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَبِعَوْنِ حَبِيبِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

گو سبہ کار ہے لیکن کلمے سے ہے اُمید
تیرے بیٹوں میں گنا جائے یہ ننگِ مادر

اس کے بعد کے اشعار دستیاب نہیں ہوئے۔

تَمَّ

وَبِعَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَبِعَوْنِ حَبِيبِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ